بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشارات

ایک وقت تھا کہ مسلمان تمام دنیا کے لئے نمونہ تھے دنیا کی دوسری قومیں ان کی مثال سے سبق لیتی تھیں ان کی سعی و عمل سے سارا جہان ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا تھا۔ ان کے نزدیک کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کا فخر محض مسلمان ہونے کی بنا پر نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی امتیازی خصوصیت بھی اس کی ایک جز تھی۔ وہ خیر امت اسی لئے تھے کہ وہ تمام عالم کی اصلاح کے لئے تھے کل نوع بشر کے واسطے نمونہ بننے کے لئے تھے۔

لیکن آج وہ وقت آیا ہے کہ دوسری قومیں ہمارے لئے نمونہ بن گئی ہیں۔ ان کی سعی و عمل ہمارے لئے سبق آموز بن گئی ہے۔ وہ ہدایت و رہنمائی کے منصب پر قابض ہیں، اور ہم اس درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں کہ ہمارے سامنے ان کا کارنامے مثال کے طور پر پیش کئے جائیں، اور ہم ان سے درس حاصل کریں۔

گو مسلمان قوم کے لئے اس سے زیادہ شرمناک کوئی بات نہیں کہ دوسروں کی مثال اس کے سامنے پیش کی جائے۔ مگر ہم اس کو پیش کریں گے اور اسی لئے پیش کریں گے کہ یہ شرمناک ہے۔ شاید کہ اسی طرح اس قوم کو کچھ شرم آئے اور یہی شرم اس کے لئے محرک عمل بن جائے۔

آج ہم ان کارناموں کو بیان کرنا چاہتے ہیں جو بائبل کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مسیحی دنیا کی متعدد جماعتوں میں سے صرف ایک جماعت برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی (British and Foreign Bible Society) نے انجام دیے ہیں

یہ جماعت ۱۸۰۴ء میں قائم ہوئی۔ اور پورے ۱۲۹ سال سے بائبل کے تراجم ربع مسکون کے ہر ہر گوشے

تک پہنچانے اور نوع بشر کے ہر فرد کو اس کی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اس کے کام نے جس رفتار کے ساتھ ترقی کی ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۸۰۸ء میں اس نے بائبل کے صرف ۱۵۰۱۷ نسخے شائع کئے تھے۔ ۵۰ سال کے اندر یہ تعداد بڑھتے بڑھتے ۱۶۰۲۱۸۷ تک پہنچ گئی۔ ایک صدی کی مسلسل کوششوں نے اس تعداد کو ۵۶۸۸۳۸۱ تک پہنچایا۔ ۱۹۲۵ء میں یہ تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہو گئی۔ ۱۹۳۰ء میں سوا کروڑ کے قریب قریب پہنچی، اور ۱۹۳۲ء میں دنیا کی شدید معاشی ابتری اور عام پریشانی کے باوجود اس جماعت نے بائبل کے ۱۱۰۵۵۲۲۸۱ نسخے شائع کئے۔

مجموعی طور پر ۱۸۰۴ء سے لیکر ۱۹۳۲ء تک ۱۲۸ سال کی مدت میں اس نے بائبل کے جتنے نسخے شائع کئے ہیں ان کی تعداد ۴۳۱۸۵۳۵۹۷ ہے اور بجا طور پر اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اس مدت میں دنیا کی کوئی کتاب اتنی تعداد میں شائع نہیں ہوئی ہے۔

اس وقت تک بائبل یا اس کے مختلف حصوں کا ترجمہ دنیا کی ۶۵۵ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ ممالک کے لحاظ سے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے:-

یورپ کی	۹۰	زبانیں
افریقہ کی	۲۲۹	"
ایشیا کی باستثنار ہندوستان	۸۶	"
ہندوستان کی	۱۱۲	"
امریکہ کی	۴۶	"
اوشیانا (آسٹریلیا و نیوزی لینڈ وغیرہ) کی	۹۲	"

اس تعداد میں جس تیزی کے ساتھ ترقی ہوئی اس کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۴ء میں

بائبل سوسائٹی کی فہرست پر ۴۱۲ زبانیں تھیں۔ ۲۳ سال کے اندر ۲۳۴ زبانوں کا اضافہ ہوا۔ گویا اوسطاً ہر سال ۱۰ نئی زبانوں میں بائبل یا اس کے مختلف حصوں کے ترجمے کئے گئے۔

بعض علاقوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر بائبل سوسائٹی نے ایسے ایڈیشن بھی شائع کئے ہیں جن میں دو دو اور تین تین اور چار چار زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔ مثلاً دو لسانی ایڈیشن ۱۱۱ ہیں۔ ایک ایڈیشن سہ لسانی ہے جس میں بونانی، فارسی اور اردو ترجمے ایک ساتھ دئے گئے ہیں۔ اور ایک ایڈیشن چہار لسانی ہے جس میں انگریزی، گجراتی، مرہٹی اور اردو زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔ ---

پھر اندھوں کے لئے اس نے دنیا کی چالیس زبانوں میں الگ ایڈیشن شائع کئے ہیں جن میں خاص ابھرے ہوئے حروف استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں اردو، ہندی، بنگالی، تلنگی، مرہٹی اور ٹامیل زبانیں بھی شامل ہیں لیکن ہماری مقدس دینی زبان عربی بھی ہے جس میں آج تک اندھوں کے لئے قرآن مجید کا کوئی الگ نسخہ شائع کرنے کی توفیق ہمیں نصیب نہیں ہوئی ہے۔

ممالک اسلامیہ اور ہندوستان میں جس کثرت کے ساتھ اس جماعت نے بائبل کے تراجم پھیلائے ہیں اس کا اندازہ کرنے کے لئے دیکھیے کہ ۱۲۴ سال کے اندر ہندوستان اور دنیائے اسلام کی خاص خاص زبانوں میں بائبل کے کتنے نسخے شائع ہوئے ہیں۔

عربی	۲۶۸۴ ۲۲۲
فارسی	۷۲۳ ۰۴۶
اردو	۵۶۹۷ ۸۴۸
پشتو	۱۰۲۲۶۱

پنجابی	۸۵۲۶۱۰
سندھی	۱۸۸۲۵۸
بلوچی	۲۱۰۰۰
بنگالی	۴۶۱۹۹۴۴
ہندی	۷۴۸۷۷۲۶
مرہٹی	۳۵۰۴۲۸۵
تلنگی	۴۲۰۸۱۹۷
کنڑی	۱۳۶۵۳۹۱
ملایالم	۲۲۹۹۵۹۵

تراجم کی محض تعداد سے اس محنت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جو اس کام میں صرف کیگئی ہے دنیا کی بہت سی ایسی زبانوں میں جن کی نہ کوئی صرف ونحو مدون تھی۔ نہ لغت مرتب کیگئی تھی، اور جن میں کوئی رسم الخط تک موجود نہ تھا۔ بائبل کا ترجمہ کرنے اور اس کو شایع کرنے میں مسیحی پادریوں کو جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے۔ ایک دو نہیں ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں نے، جو تہذیب وتمدن کی آغوش میں پلے اور بڑھے تھے، سالہا سال دور دراز کے غیر متمدن علاقوں میں جا کر زندگی بسر کی، انکی زبان سیکھی، ان کے قواعد صرف ونحو مدوّن کیے، ان کی لغات مرتب کیں، ان کے رسم الخط مہذب کیئے، ان کے لئے ٹائپ ایجاد کئے، ان کے باشندوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا، اور یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا کہ ان زبانوں میں بائبل کا ترجمہ شائع ہو سکے، اور وہاں کے باشندے اس ترجمے سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں جس جفاکشی، ایثار، اور دین پرستی کا اظہار مسیحی پادریوں نے کیا ہے، اس کی نظیر ہم کو موجودہ دور کی کسی قوم میں نہیں ملتی۔

ایک نظر اس جماعت کے طریق کار پر بھی ڈال لیجئے۔ اس کی حکمران مجلس جس کا صدر دفتر لندن میں ہے، ۳۶ ارکان پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۱۵ کلیسائے انگلستان کے پیرو ہیں، ۱۵ دوسرے عیسائی فرقوں کے نمائندے ہیں، اور ۶ بیرونی ممالک کی عیسائی آبادی کے نمائندے ہیں۔ اسی مجلس کے تحت تمام دنیا میں بائیبل سوسائٹی کا کام چل رہا ہے۔ اشاعت کے کام کی تنظیم اس طرح کی گئی ہے کہ دنیا کو ۵۰ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر حلقے کا انتظام ایک معتمد کے سپرد ہے اور ہر معتمد کے ماتحت بڑے بڑے مرکزی مقامات پر مہتمم یا نائب معتمد رہتے ہیں۔ یہ مہتمم اور نائب معتمد اپنے اپنے علاقوں میں سوسائٹی کی شاخیں، معاون جماعتیں (Auxiliaries) اور بائیبل کی فروخت کے لئے ڈپو قائم کرتے ہیں، اور گشت کرنے والے گماشتے (Colporteurs) مقرر کرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۲ء کی رپورٹ کے مطابق اس زبردست نظام کے تحت دنیا میں دس ہزار سے زیادہ شاخیں اور معاون جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ۳۵۰ ڈپو قائم ہیں۔ اور ایک ہزار سے زیادہ گماشتے مستقل طور پر اس غرض کے لئے مقرر ہیں۔ کہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر کر بائیبل فروخت کریں۔ جہاں تک ممالک اسلامیہ و ہندوستان کا تعلق ہے، ہم اس نظام اور اس کے کام کی تھوڑی سی تفصیل یہاں درج کرتے ہیں۔

حلقۂ مصر: یہ حلقہ مصر، سوڈان، فلسطین، شام، شرق اردن، قبرص، عرب، مصوع، اور حبش پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲۴ ڈپو قائم ہیں، اور ۳۳ گماشتے سفر کرتے رہتے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں بائیبل کے ۹۶،۴۸۰ نسخے ۶۵ زبانوں میں فروخت ہوئے جو سنہ ۱۹۳۰ء کی بہ نسبت تعداد ۲۴ ہزار زیادہ ہیں۔ پورٹ سعید اور اسکندریہ کے بندرگاہوں میں سوسائٹی کے گماشتے مستقل طور پر مقرر ہیں اور وہ ہر آنے جانے والے جہاز پر پہنچ کر بائیبل فروخت کرتے ہیں۔ شام میں اقتصادی حالت کی شدید خرابی کے باوجود تقریباً ۲۵ ہزار نسخے بیچے گئے اور اکثر دیہات میں انڈوں اور روٹیوں کے عوض بائیبل فروخت کی گئی۔ اس حلقے میں ایک ملک عرب بھی ہے جہاں بائیبل کسی طرح نہیں پہونچ سکتی۔

مگر اس سد سدید میں عدن کا رخنہ پیدا کر لیا گیا ہے! اور اس راستہ سے سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱۴۹ نسخے سنہ ۱۹۳۰ء میں ۵۳۰۱ نسخے اور سنہ ۱۹۲۹ء میں ۱۲۲۳۵ نسخے عرب میں داخل کئے گئے ہیں۔

شمالی افریقہ: اس حلقہ میں الجزائر، تونس، مراقش اور طرابلس شامل ہیں۔ ۳ ڈپو اور ۶ گماشتے کام کر رہے ہیں جن کے ذریعہ سے سنہ ۱۹۳۱ء میں ۶۹۲۱۷ نسخے ۱۴ زبانوں میں فروخت ہوئے۔ یہ تعداد سنہ ۱۹۲۵ء کے مقابلہ میں ۱۳ ہزار کم ہے۔ اس علاقہ کے اور خصوصاً الجزائر کے مسلمان نہایت سخت واقع ہوئے ہیں، اور ان کو بائیبل کا خریدار بنانا حد درجہ مشکل ہے۔ اگرچہ وہ سوسائیٹی کے گماشتوں سے بہت اچھی طرح پیش آتے ہیں، اور ہر معاملہ میں خوش اخلاق ہیں، مگر جہاں بائیبل کا سوال درمیان میں آیا اور انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ "ہم کو ان کتابوں کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے علاقہ میں تم کو اپنی کتابوں کا کوئی خریدار نہ ملیگا"۔ تاہم اس شدید مقاومت کے باوجود سوسائیٹی کے گماشتے اپنا کام کئے جا رہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ایک وقت میں کامیابی کے دروازے کھل کر رہیں گے۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی رپورٹ میں ہم کو یہ الفاظ ملتے ہیں:-

> "زمانۂ مابعد میں جب یہ مبلغین اس قابل ہو جائیں گے کہ اسلامی عصبیت کے ان دور دراز اور سردست مخالف قلعوں میں پہنچ سکیں تو وہ دیکھیں گے کہ کتاب مقدس نے پہلے سے وہاں پہنچ کر دین مسیح کی بنیادیں رکھدی ہیں، اس دین کی بنیادیں جسے آیندہ کبھی مسلمانوں کے حملے پامال نہ کر سکیں گے۔"

حلقۂ ایران:- اس حلقہ میں ایران، عراق اور خلیج فارس کے سواحل شامل ہیں۔ ۳ ڈپو اور ۵ گماشتے کام کر رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں ۵۹۳۴۷ نسخے ۲۴ زبانوں میں فروخت ہوئے جو سنہ ۱۹۲۹ء کے مقابلہ میں بقدر ۴ ہزار زیادہ ہیں۔ گماشتوں کے کام کی اہمیت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۵۹ ہزار میں سے ۵۱ ہزار نسخے

انہی لوگوں کے ذریعہ سے فروخت ہوئے ہیں۔ باوجودیکہ حکومت ایران کی طرف سے سلطنت اور دین اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کی سخت ممانعت ہے مگر سوسائٹی کا کام تیزی سے بڑھ رہا ہے اور سلطنت ایران کے حدود میں ۴۴ ہزار نسخے بائبل کے ایک سال کے اندر فروخت ہوئے ہیں۔ الجزائر کی طرح عراق کے بدوی علاقوں میں بھی عوام کی مزاحمت شدید ہے لیکن اس کے باوجود مسیحی مبلغین وہاں ایک سال کے اندر خاص مسلمانوں کے ہاتھ بائبل کے ۹۰۷ نسخے فروخت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

حلقۂ ہند: [illegible] یہ حلقہ کلکتہ، مدراس، بمبئی، بنگلور، الہ آباد، اور لاہور کی ایجنسیوں پر مشتمل ہے۔ ۱۸ ڈپو قائم ہیں، اور ۸۰۰ گماشتے کام کر رہے ہیں سنہ ۱۹۳۱ء میں ۹۱۹۹۲۱ نسخے فروخت ہوئے جو سنہ ۱۹۲۹ کے مقابلہ میں بقدر ایک لاکھ کم ہیں۔ یہاں صرف مرد گماشتے ہی مقرر نہیں ہیں بلکہ عورتیں بھی گھر گھر پھر کر بائبل فروخت کرتی پھرتی ہیں اس کے علاوہ بائبل سوسائٹی ہر اس طالب علم کو جو ہندوستان کی کسی یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کرے نیا عہد نامہ مفت نذر کرتی ہے، اور جو بی اے کی سند حاصل کرے اسے پوری بائبل بلا قیمت دیتی ہے، بشرطیکہ وہ اس کی درخواست کرے۔

حلقۂ ملایا: اس حلقہ میں جزیرہ نمائے ملایا، بورنیو، سماٹرا، جاوا، ملکا وغیرہ علاقے شامل ہیں۔ ۵ ڈپو اور ۸۲ گماشتے کام کر رہے ہیں سنہ ۱۹۳۱ء میں ۲۲۳۶۰۶ نسخے ۳۱ زبانوں میں شائع کئے گئے۔

حلقہ چین: اس حلقے کو ۱۳ ایجنسیوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے ماتحت ۲۲ ڈپو قائم ہیں، اور ۴۵۴ گماشتے کام کر رہے ہیں سنہ ۱۹۳۱ء میں ۵۱۴۶۰۵۴ نسخے شائع کئے گئے جو سنہ ۱۹۲۹ کے مقابلہ میں بقدر ۸ لاکھ کم ہیں۔ اس کے علاوہ امریکن بائبل سوسائٹی نے اس سال ۲۰ لاکھ نسخے اور اسکاٹ لینڈ کی نیشنل سوسائٹی نے ۳۲ لاکھ نسخے چین میں شائع کئے اس طرح اس ملک میں صرف ایک سال کے اندر بائبل کے ۷،۱،۱۳،۸،۱۰ نسخے شائع ہوئے ہیں۔

اس داستان کو ختم کرنے سے پہلے یہ بھی سن لیجئے کہ سنہ ۳۲-۱۹۳۱ کے مالی سال میں اس سوسائٹی کے آمد و خرچ کا کیا حال رہا ہے؟

آمد: چندوں عطیوں اور دوسری خیراتی مدات سے	۲۲۸۰۳۰	پونڈ
کتابوں کی فروخت سے	۱۴۲۶۶۲	″
کل	۳۷۰۶۹۲	″
خرچ: تراجم اور طباعت کتب میں	۲۰۷۶۸۶	″
کارکنوں کی تنخواہیں اور دوسرے مصارف	۱۶۳۶۴۳	″
کل	۳۷۱۳۲۹	″

یوں سمجھئے کہ اس سوسائٹی کی آمدنی اور اس کا خرچ ۵۰ لاکھ روپئے سالانہ کے لگ بھگ ہے اور وہ ہندوستان کی ایک اچھی خاصی متوسط درجہ کی ریاست سے برابری کا دعوی کرسکتی ہے۔

پھر اس کے اعتماد اور اس کی وقعت کا اندازہ اس سے کرلیجئے کہ اس کے صدر انگلستان کے خاندان شاہی کے ایک ممتاز رکن ڈیوک آف کناٹ ہیں۔ اور اس کے نائبان صدر کی فہرست میں ہم کو مارکوئس آف ابرڈین، ڈیوک آف ڈیون شائر، وای کاونٹ سیسل، لارڈ مسٹن، مسٹر بالڈون، ارل آف کلیرنڈن، مارکوئس آف سالیبری، لارڈ ونگڈن، لارڈ اروِن، اور لارڈ سینکے جیسے لوگوں کے نام ملتے ہیں۔

یہ تو اس قوم کے مذہبی شغف اور جذبۂ خدمت دین کا حال ہے جس کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ مذہب کو چھوڑ چکی ہے اور خدا کی حکومت اس کے حدود سلطنت سے خارج کی جاچکی ہے۔ اب ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالئے جسے مذہبیت اور دین داری کا بڑا دعوی ہے۔ کیا اس نے بھی قرآن مجید کی خدمت اسی قدر نہ سہی اس کا ہزارواں حصہ ہی انجام دی ہے؟ کیا اس نے بھی اللہ کے آخری پیغام کو اس کے ناواقف بندوں تک پہنچانے کے لئے کوئی قابل ذکر کوشش کی ہے؟ کیا اس نے بھی ہر بیسکوں میں نہ سہی اپنے قرب و جوار ہی میں رہنے والی غیر مسلم قوموں کو

قرآن مجید کی تعلیم سے باخبر کرنے کے لئے کسی عملی سرگرمی کا اظہار کیا ہے؟ اور غیر مسلموں کو جانے دیجئے، کیا اس نے خود مسلمانوں ہی کے پسماندہ طبقات میں قرآن کا علم پھیلانے کے لئے کسی قسم کی عملی جد و جہد کی ہے؟ اس کے جواب میں اگر ہم اپنے نامۂ اعمال پر ایک نگاہ ڈالیں گے تو وہ ہمکو ایک ورق سادہ نظر آئے گا۔ اور ہمیں شرم سے اپنا سر جھکا لینا پڑیگا

اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید شایع ہوتا ہے، اور بکثرت شائع ہوتا ہے مگر کس طرح؟ جو بد تر سے بد تر کاغذ بازار میں مل سکتا ہے، جو بد تر سے بد تر کتابت ہمارے ملک میں ممکن ہے، جو بد تر سے بد تر طباعت ہمارے مطابع میں ہو سکتی ہے، جو بدنما سے بدنما جلد جاسکے جلد سازی کے کارخانوں میں بن سکتی ہے، وہ دنیا کی اس بہترین کتاب کے لئے وقف کیدی گئی ہے۔ اسے صحت کے ساتھ چھاپنے اور اغلاط کتابت سے محفوظ رکھنے کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی جاتی اس کے بیشتر شائع کرنے والے لوگ وہ ہیں جن کے پیش نظر بجز مالی منفعت کے اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ کم سے کم روپیہ اور محنت صرف کرکے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اردو فارسی اور شاید دو چار اور زبانوں کے سوا دنیا کی کسی زبان میں اس کا صحیح اور قابل اطمینان ترجمہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اور جن زبانوں میں ہو چکا ہے، اس کو بھی تبلیغی اصول پر شائع کرنے اور اجتماعی کوشش کے ساتھ عامۃ الناس تک پہنچانے کے لئے ابتک کچھ نہیں کیا گیا ہے جس قیمت میں بائبل کے کم از کم پانچ بہترین نسخے بہم پہنچ سکتے ہیں۔ اس میں قرآن مجید کے ترجمے کا ایک چھا نسخہ ملتا ہے، اور وہ بھی اپنے محاسن صوری کے اعتبار سے بائبل کا ہم پلہ نہیں ہوتا۔ قرآن مجید اور اس کے تراجم کی اشاعت خود پڑھنے والوں کے ذاتی شوق پر منحصر ہے کوئی گروہ ہم میں ایسا موجود نہیں ہے جو وسیع پیمانے پر اس کے مطالعہ کا شوق لوگوں میں پیدا کرے اور ان لوگوں تک اسے پہنچائے جو سب سے زیادہ اس کی ھدایت کے محتاج ہیں اور دنیا کی پریشان حال آبادی کو بتائے کہ جس آب حیات اور جس نور حق اور جس قانون امن کی اس کو ضرورت ہے، وہ یہی قرآن ہے۔

یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس کا مقصد بس اسی قدر نہیں ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے ناظرین میں غیرت

دینی کی ایک لہر پیدا ہو، اور جہاں بہت سی ایسی لہریں ناپید ہو چکی ہیں، وہیں یہ لہر بھی ناپید ہو جائے۔ درحقیقت ہماری غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو قرآن مجید کی عملی خدمت کے لئے دعوت دیں۔ قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنے اور ان کو کثرت کے ساتھ پھیلانے کے لئے ایک مرکزی ادارہ حیدرآباد میں قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور متعدد ارباب فضل اس کو مضبوط بنیادوں پر تعمیر کرنے کی جدوجہد میں مشغول ہیں لیکن قبل اس کے کہ اس ادارے کے قیام کا اعلان ہو، ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کتنے مسلمان عملاً اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے طیار ہیں، تاکہ ہم اندازہ کرسکیں کہ ہمیں اپنی قوم سے کم از کم کتنی ہمدردی اور کتنی اعانت کی امید رکھنی چاہئے۔ اعانت کے معنی لازماً مالی اعانت ہی کے نہیں ہیں، بلکہ ہر مسلمان اپنی جگہ ہاتھ سے پاؤں سے، دماغ اور دل سے، قلم اور زبان سے اور حتی الوسع اپنے روپیہ سے قرآن مجید کی خدمت میں حصہ لے سکتا ہے۔ یہ تو جماعت کی تشکیل مکمل ہونے کے بعد بتایا جائیگا کہ کون کس طرح اس خدمت میں شریک ہو سکتا ہے۔ مگر پہلی چیز خدمت کے لئے آمادگی ہے، اور اس کا اظہار ابھی سے ہو جائے تو بہتر ہے، تاکہ جب وقت آئے اور اس مرکزی ادارے کے کام کو ہندوستان کے اطراف و جوانب میں پھیلانے کی ضرورت ہو، تو سابقین اولین کی طرف رجوع کیا جائے۔